انتقال کرجانے والے رشتہ دار کا سامان استعمال کرنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3366

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 12 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

رشتے دار کا انتقال ہو گیا تھا، تو کیا ان کا سامان، کپڑے اور پرفیوم وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جب کوئی شخص انتقال کرتا ہے تو اس کی ملکیت کی تمام چیزیں (خواہ وہ جائیداد منقولہ، کرنسی، سامان، کپڑے، برتن، پرفیوم وغیرہ ہوں یا غیر منقولہ، مکان، زمین وغیرہ) سب وراثت بن جاتی ہیں، جن سے سب سے پہلے میت کے کفن، دفن کے معاملات کرنا اور پھر اس کے ذمہ قرض ہو تو اس کی ادائیگی کرنا اور پھر اگر اس نے کوئی جائز وصیت کر رکھی ہو تو شرعی حد میں رہتے ہوئے، اس وصیت کو پورا کرنا ہوتا ہے اور اس کے بعد جو کچھ بچے وہ ورثا میں تقسیم ہوتا ہے کہ یہ اب ان کی ہی ملکیت ہے، لہذا سوال میں ذکر کی گئی چیزوں کو کوئی غیر وارث، ورثاء کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کر سکتا، اسی طرح ایک وارث، دوسرے ورثا کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کر سکتا۔ اور اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اجازت دینے والا وارث اجازت دینے کا اہل بھی ہو یعنی عاقل، بالغ ہو کہ غیر عاقل یا نابالغ کی اجازت کفایت نہیں کرتی، لہذا ایسی صورت میں شرعی طریقہ کار کے مطابق اولاً ترکہ تقسیم کر لیا جائے پھر جس کے حصے میں جو آئے، وہ اسے استعمال کرے اور اگر وہ عاقل بالغ ہو تو کوئی دوسرا بھی اس کی اجازت سے استعمال کر سکتا ہے۔

سنن الدار قطنی میں ہے "لا يحل مال امرء مسلم الا عن طيب نفس" ترجمہ: کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا حلال نہیں ہے۔ (سنن الدارقطنی، ج3، ص424، مؤسسة الرسالة، بيروت)

مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے "لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك الغير بلا إذنه" ترجمہ: کسی ایک کے لئے غیر کی ملک میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں۔ (مجلۃ الاحکام العدلیۃ، جلد 01، صفحہ 27، الناشر: نور محمد، کارخانہ تجارتِ کتب، آرام باغ، کراتشي)

در مختار و تنویر الابصار میں ہے "(یبدأ من ترکة المیت)۔۔۔۔۔۔(بتجهیزه) یعم التکفین (من غیر تقتیر ولا تبذیر)۔۔۔(ثم) تقدم (دیونه التي لها مطالب من جهة العباد)۔۔۔ثم) تقدم (وصیته)۔۔ (من ثلث مابقي) بعد تجهیزه و دیونه۔۔۔(ثم)۔۔۔(یقسم الباقي) بعد ذلك (بین ورثه "ترجمہ: میت کے ترکہ مال میں سے میت کی تجہیز یعنی کفن سے ابتداء کی جائے گی بغیر کمی وزیادتی کے۔۔ پھر میت کے وہ دیون جن کا مطالبہ بندوں کی طرف سے اس سے ابتداء کی جائے گی۔۔ پھر تجہیز و تکفین کے بعد میت کے بقیہ مال کے ثلث میں سے میت کی وصیت کو مقدم کیا جائے گا۔۔۔ پھر اس کے بعد بقیہ مال کو میت کے ورثا میں تقسیم کیا جائے گا۔(رد المحتار علی الدر المختار، جلد 06، صفحہ 759 تا 761، الناشر: دار الفکر - بیروت، ملتقطا)

فتاوی رضویہ میں ہے: "غالباً ورثہ میں کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے۔ یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے، نہ ان سے اس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے۔۔۔ خصوصاً نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے ہے نہ اس کے باپ نہ اسے کے وصی کو۔۔۔ اور اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے۔ بشر طیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں، توسب وارث موجود و بالغ وراضی ہوں۔"(فتاوی رضویہ، ج 9، ص 664، 665، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاوی خلیلیہ میں ہے "آدمی اپنی زندگی میں اپنے مال کا مالک ہوتا ہے، اور آنکھ بند ہوئی تو اس کے تمام مالِ متروکہ (جائیدادِ منقولہ و غیر منقولہ، اسبابِ خانہ داری ہو یا مالِ تجارت) سے اس کے وارثوں کا حق متعلق ہو جاتا ہے، ورثہ خواہ بالغ ہوں یا نابالغ، شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔"(فتاوی خلیلیہ، جلد 3، صفحہ 432، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net